ڈین اور چئیرمین شعبہ ادویات، یونیورسٹی آف سرگودہا کی بدعنوانی و بددیانتی۔

یونیورسٹی آف سرگودہا نے جہاں مقامی لوگوں کے علمی شعور میں نمایاں تبدیلی برپا کی ہے۔ علاقائی صنعت وحرفت کو شاندار تکنیکی وسائنسی ترقی دی ہے۔ لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہاں اسی ادارے کے چند نااہل اور بددیانت افسران کی بدولت کرپشن اور بدعنوانی کے نئے باب بھی رقم ہوئے ہیں۔ جسکی حالیہ مثال ادویات سازی کے منصوبہ میں مشینوں اور دیگر آلات کی خریداری میں سنگین بدعنوانی و بد دیانتی ہے۔ جس میں پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر ڈین فارمیسی، چئیرمین فارمیسی، چئیرمین شعبہ فارماسوٹیکس اور چئیرمین الحاق کمیٹی Affiliation Committee کا کلیدی کردار ہے۔ جناب موصوف خرید کمیٹی Purchase Committee کے رکن ہیں اور پورے منصوبہ کے تکنیکی ماہر Techical Expert ہیں۔ جنہوں نے یونیورسٹی انتظامیہ کو نئی Brand New اور جدید کا جھانسہ دے کر پرانی اور استعمال شدہ مشینری لے دی ہے۔ اور ادارے کو لاکھوں روپے کا چونا لگا دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق یونیورسٹی میں ادویہ سازی کے شعبہ کے بانی پروفیسر ڈاکٹر سعید اقبال نے 2005 میں جب اس شعبہ کی بنیاد رکھی۔ تو انہوں نے ادارے کے زیر انتظام ادویات بنانے کا بھی منصوبہ بنایا تھا۔ اس خواب کو عملی شکل دینے میں یونیورسٹی کے سابقہ وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر چوہدری اکرم چوہدری نے جی جان سے محنت کی۔ شہر سرگودہا کو خوش آب پانی، یونیورسٹی ہسپتال، انوع اقسام کے پودوں کی فراہمی Plant Nursary کے ساتھ ادویات سازی کا ہنر بھی دینے کا ارادہ فرمایا۔ جس میں دیگر منصوبہ جات تو اپنی عملی شکل میں کامیاب ہو گئے۔ مگر بدقسمتی سے جناب پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر جیسے بددیانت اور کرپٹ افسران کی بدولت ادویات سازی کا منصوبہ گیارہ سال بعد بھی تشنہ تکمیل ہے۔ جس کی سفارش Approval پر ادارے نے اس منصوبے کے لئے خریدی گئی مشینری کی مجوزہ قیمت ادا کی۔ حالانکہ اس شخص نے اندرون خانہ مشینری فراہم کرنے والی کمپنیوں سے ملی بھگت کی ہوئی تھی۔ اپنے چھوٹے سے فائدے کیلئے ادارے کا کروڑوں کا نقصان کر دیا ہے۔ اپنی کرپشن کو چھپانے کے لئے جناب ڈاکٹر صاحب اس منصوبہ کو ناکام بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ جسکے لئے انہوں نے محکمہ صحت کے افسران کو ادویات سازی کا پروانہ License جاری نہ کرنے کو مشورہ دیا اور اس کارخانے کا معائنہ Inspection کرنے سے انکار کرنے پر اسکایا ہے۔ جناب موصوف کی اس کرپشن کا سابقہ وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر چوہدری اکرم چوہدری کو بہت دیر بعد پتہ چلا۔ مگر تب تک وہ ادارے کے انتظامی معاملات کی پیچیدہ الجھنوں پھس چکے تھا۔ اور علاقے کی سیاسی شخصیات سے متفرق معاملات کی مخاصمت میں بری طرح پھس گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس معاملے کی پردہ پوشی ہی میں اپنی عافیت سمجھی۔ کچھ لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ چوہدری صاحب نے ساجد بشیر کو ادارے کی اہم مجلس Syndicate کا رکن ہی اسی لئے بنایا تھا کہ افشاء راز کی دھمکی دے کر اس سے اپنی مرضی کے فیصلے لے سکیں۔ انکے بعد آنے والے وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر ظہور الحسن ڈوگر ایک کمزور شخصیت کے مالک تھے۔ جنہوں نے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق جناب موصوف کے خلاف مناسب تفتیش کے بجائے اسے ڈین اور دو چئیرمینز کے عہدوں کے ساتھ دو اضافی عہدہ چئیرمین الحاق کمیٹی اور نگران ادویات فیکٹری سے بھی نواز دیا۔ اور پھر اسے جہاں اور جیسے چاہا استعمال کیا۔ مگر یونیورسٹی اساتذہ میں اب اس معاملے میں سنجیدہ تشویش پائی جاتی ہے۔ جواب اس معاملے کی مناسب تفتیش کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ موجودہ وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر نازرہ سلطانہ اور گورنر پنجاب ملک محمد رفیق رجوانہ اس بددیانتی و بدعنوانی کی منصفانہ تفتیش کریں گے۔